موضوع الخطبة: من حقوق المصطفى صلى الله عليه وسلم-محبته

الخطيب : فضيلة الشيخ ماجد بن سليمان الرسي/ حفظه الله

لغة الترجمة : الأردو

المترجم : سيف الرحمن حفظ الرحمن التيمي (@Ghiras_4T)

موضوع:

مصطفی کا ایک حق آپ سے محبت رکھنا بھی ہے

إن الحمد لله نحمده ، ونستعينه ونستغفره، ونعوذ بالله من شرور أنفسنا ومن سيئات أعمالنا، من يهده الله فلا مضل له، ومن يضلل فلا هادي له، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأشهد أن محمدا عبده ورسوله.

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ)

(يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا)

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا)

حمد وثنا کے بعد!

سب سے بہترین کلام اللہ کا کلام ہے، اور سب سے بہترین طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے، سب سے بدترین چیز دین میں ایجاد کردہ بدعتیں ہیں، اور ہر

ایجاد کردہ چیز بدعت ہے، ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔

اے مسلمانو! اللہ تعالی سے ڈرو اور اس کا خوف ہمہ وقت دلوں میں زندہ رکھو، اس کی اطاعت کرو اور اس کی نافرمانی سے بچتے رہو، جان رکھئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور آپ کی تعظیم بندے کے ایمان کی شرط اور دین کی ایک اہم بنیاد ہے، نبی صلی اللہ کی محبت کے واجب ہونے کی دلیلیں بہت سی ہیں، جیسا کہ اللہ تعالی کا یہ فرمان:

(قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ)

ترجمہ: کہہ دو کہ اگر تمہارے باپ اور بیٹے اور بھائی اور عورتیں اور خاندان کے آدمی اور مال جو تم کماتے ہو اور تجارت جس کے بند ہونے سے ڈرتے ہو اور مکانات جن کو پسند کرتے ہو خدا اور اس کے رسول سے اور خدا کی راہ میں جہاد کرنے سے تمہیں زیادہ عزیز ہوں تو ٹھہرے رہو یہاں تک کہ خدا اپنا حکم (یعنی عذاب) بھیجے۔ اور خدا نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔

یہ آیت (واضح) دلیل ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے واجب ہے نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس محبت کے مستحق ہیں، نیز (یہ آیت مومنوں کو) آپ کی محبت کی رغبت دلانے کے لئے بھی کافی ہے، کیوں کہ اللہ تعالی نے اس شخص کو جس کے مال ومنال، اہل وعیال اس کے نزدیک اللہ اور رسول اللہ سے زیادہ محبوب ہوں، اسے یہ وعید سنائی ہے کہ: (ٹھہرے رہو یہاں تک کہ خدا اپنا حکم (یعنی عذاب) بھیجے)

نیز اس آیت کے اخیر میں اسے فاسق قرار دیا ہے 'اور یہ بتایا ہے کہ وہ گمراہ لوگوں میں سے ہے اور ہدایت سے محروم ہے۔

اے مومنو! نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اسی وقت درجہ کمال تک پہنچتی ہے جب کہ آپ کی محبت کو جان ومال اور اہل وعیال پر فوقیت دی جائے' اس کے بغیر محبت اور ایمان دونوں میں ناقص رہتے ہیں' اس کی دلیل قرآن وسنت میں موجود ہے' اللہ تعالی اپنی کتاب میں فرماتا ہے: (النَّبِيُّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ)

ترجمہ: پیغمبر مومنوں پر اُن کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتے ہیں۔

حدیث میں اس کی دلیل یہ آئی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دنیا میں کوئی مومن ایسا نہیں جس سے میرا دنیا وآخرت میں سب سے زیادہ قریب رشتہ نہ ہو۔ اگر چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھ لو: (النَّبِيُّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ)

ترجمہ: نبی اہل ایمان سے ان کی جانوں سے زیادہ قریبی رشتہ رکھتے ہیں۔[1]

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں ہر مومن کے ساتھ خود اس کی نسبت زیادہ محبت اور شفقت رکھنے والا ہوں"[2]۔

---

[1] اس حدیث کو بخاری (۲۳۹۹) اور مسلم (۱۶۹۱) نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور مذکورہ الفاظ بخاری کے روایت کردہ ہیں

[2] اس حدیث کو مسلم (۸۶۷) نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے اپنے بال بچوں، اس کے ماں باپ اور تمام لوگوں سے زیادہ اسے محبوب نہ ہو جاؤں"[3]

بخاری نے عبداللہ بن ہشام سے روایت کیا ہے' انہوں نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ مجھے ہر چیز سے زیادہ عزیز ہیں، سوائے میری اپنی جان کے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ (ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا) جب تک میں تمہیں تمہاری اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز نہ ہو جاؤں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: پھر واللہ! اب آپ مجھے میری اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں، عمر! اب تیرا ایمان پورا ہوا[4]۔

انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تین چیزیں جس میں پائی جائیں گی وہ اسلام کی مٹھاس پائے گا، ایک یہ کہ جس کے نزدیک اللہ اور اس کے رسول سب سے زیادہ محبوب و پسندیدہ ہوں۔ دوسرے یہ کہ جو آدمی کسی سے صرف اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرے، تیسرے یہ کہ کفر

---

[3] اس حدیث کو بخاری (۱۵) اور مسلم (۴۴) نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے

[4] اس حدیث کو بخاری (٦٦٣٢) نے روایت کیا ہے

کی طرف لوٹنا بعد اس کے کہ اللہ نے اسے کفر سے نجات دے دیا ہے' اس طرح ناپسند کرے جس طرح آگ میں گرنا ناپسند کرتا ہے"[5]۔

اے مومنو! اللہ کی محبت کے ساتھ محبت رسول کا تذکرہ قرآن وسنت کے شرعی نصوص میں مختلف مقام پر آیا ہے' جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے:(اگر یہ تمہیں اللہ سے اور اس کے رسول سے زیادہ عزیز ہیں)۔ یہ ربط اس بات پر دال ہے کہ اللہ اور رسول اللہ کی محبت کے درمیان بہت مضبوط ربط پایا جاتا ہے' ہر چند کہ بنیادی طور پر اللہ تعالی کی محبت میں رسول کی محبت میں داخل ہے' لیکن محبت رسول کو منفرد طور پر ذکر کرکے یہ اشارہ دیا گیا ہے کہ محبت رسول کی قدرومنزلت بہت بڑی' اور اس کا مقام ومرتبہ بڑا اہم ہے' آپ اللہ اور رسول کی محبت کے اس لازمی ربط کو سمجھیں۔

اے مسلمانو! نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی بہت سی فضیلتیں ہیں' ایک فضیلت یہ بھی ہے کہ جو شخص آپ سے محبت کرتا ہے وہ آخرت میں آپ کی رفاقت سے فیض یاب ہوگا' انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کے بارے میں دریافت کیا کہ: قیامت کب قائم ہوگی؟ آپ نے فرمایا: تو نے اس کے لیے کیا تیار کیا ہے؟ اس نے کہا: کچھ بھی نہیں' صرف اتنی بات ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں' آپ نے فرمایا: تو قیامت کے دن اسی کے ساتھ ہوگا جس سے تو محبت رکھتا ہے "حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم کسی بات سے اتنا خوش نہ ہوئے جس قدر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے خوش ہوئے۔ "جس کو تو محبوب رکھتا ہے قیامت کے دن اسی کے ساتھ ہوگا" حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ نبی

---

[5] اسے بخاری (١٦) اور مسلم (٤٣) نے روایت کیا ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے روایت کردہ ہیں۔

صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہوں، مجھے امید ہے کہ اس محبت کی وجہ سے میں ان کے ساتھ ہوں گا اگرچہ میں نے ان جیسے عمل نہیں کیے"[6]۔

اللہ تعالی مجھے اور آپ کو قرآن کریم کی برکت سے مالامال کرے، مجھے اور آپ کو بھی اس کی آیتوں اور حکمت پر مبنی نصیحت سے فائدہ پہنچائے، میں اپنی یہ بات کہتے ہوئے اپنے لیے اور آپ سب کے لیے ہر گناہ سے اللہ تعالی کی مغفرت طلب کرتا ہوں، آپ بھی اللہ سے دعائے استغفار کریں، یقیناوہ خوب توبہ قبول کرنے والا اور بہت زیادہ بخشنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ:

الحمد لله وكفى ،وسلام على عباده الذين اصطفى، أما بعد!

اے مومنو!وہ اسباب جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے لئے معاون ہیں وہ کئی ایک ہیں ان میں سے سب سے اہم چار ہیں:

پہلا سبب: امت کی تئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں اور آپ کی شفقت ونرمی کو یاد کرنا، کیوں کہ آپ نے اسلام کی نشر و اشاعت کی راہ میں بڑی اذیت کا سامنا کیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں تقویت پہنچانے والے اسباب میں سے ایک سبب یہ بھی ہے : یہ یاد رکھا جائے کہ امت کی اخروی ہلاکت کے تعلق سے آپ بے حد فکر مند تھے،جیسا کہ اللہ بلند و بالا فرماتا ہے:

---

[6] اسے بخاری (٣٦٨٨) اور مسلم (٢٦٣٩) نے روایت کیا ہے۔

(لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ)

ترجمہ: تمہارے پاس ایک ایسے پیغمبر تشریف لائے ہیں جو تمہارے جنس سے ہیں جن کو تمہارے نقصان کی بات نہایت گراں گزرتی ہے جو تمہارے فائدے کے بڑے خواہش مند رہتے ہیں۔ ایمانداروں کے ساتھ بڑے شفیق اور مہربان ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "میری اور لوگوں کی مثال ایک ایسے شخص کی ہے جس نے آگ جلائی، جب اس کے چاروں طرف روشنی ہو گئی تو پروانے اور یہ کیڑے مکوڑے جو آگ پر گرتے ہیں اس میں گرنے لگے اور آگ جلانے والا انہیں اس میں سے نکالنے لگا لیکن وہ اس کے قابو میں نہیں آئے اور آگ میں گرتے رہے۔اسی طرح میں تمہاری کمر کو پکڑ کر آگ سے تمہیں نکالتا ہوں اور تم ہو کہ اسی میں گرتے جاتے ہو"[7]۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں مضبوطی پیدا کرنے والا تیسرا سبب یہ ہے کہ آپ کے اوصاف حمیدہ اور اخلاق جمیلہ کی معرفت حاصل کی جائے،ان اوصاف میں سے یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عفو ودرگزر کیا کرتے تھے،چناں چہ(آپ دیکھیں کہ) اہل مکہ نے آپ کے تعلق سے کہا کہ یہ تو جادوگر ہے، یہ تو شاعر، مجنوں اور بھٹکا ہوا انسان ہے،آپ کے گھٹنوں پر مارا گیا،اونٹ کی اوجھ سے گلا دبایا گیا، آپ کے (رباعی)دانت شہید کر دیا گیا،اور آپ کے چہرہ مبارک سے خون بہ پڑے، لیکن جب اللہ نے آپ کو اہل مکہ پر غلبہ عطا

[7] اس حدیث کو امام بخاری(۶۴۸۳)اور امام مسلم (۲۲۸۴) نے روایت کیا ہے۔

کیا، تو اہل مکہ کے ان تمام جور وستم کے باوجود آپ نے ان سے کہا: اے باشندگان مکہ تمہارا کیا خیال ہے میں تمہارے ساتھ کیا کروں گا؟ اس پر ان لوگوں نے کہا، مجھے تو آپ سے اچھائی کی امید ہے کیوں کہ آپ شریف بھائی ہیں اور شریف بھائی کے بیٹے ہیں' اس پر آپ نے کہا، جاؤ تم سب کے سب آزاد ہو۔

چناں چہ آپ نے ان سب کو آزاد کر دیا حالانکہ اللہ نے آپ کو ان پر غلبہ عطا کیا اور ان کے سر قلم کرنے پر قادر بنایا تھا، اور وہ سب کے سب آپ کے لئے مال فئی کی حیثیت رکھتے تھے، اسی لئے تو اہل مکہ کو طلقاء سے موسوم کیا گیا ہے[8]۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں مضبوطی لانے والا آخری سبب یہ ہے کہ سیرت نبوی پر مشتمل کتابیں کثرت سے پڑھی جائیں اور ان کا مطالعہ کیا جائے، اور آپ کے احوال واکیاف، اور شبینہ روز کے اعمال کو یاد کیا جائے، آپ کے جہاد اور اسلامی سماج کی تشکیل میں آپ کی (کاوشوں) کی یاددہانی کی جائے۔

اے مسلمانو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور جان، مال اور اہل خانہ پر آپ کو مقدم کرنے کے باب میں اسلاف کرام نے شاندار مثالیں قائم کی ہیں، ابو سفیان بن حرب -جس وقت وہ مشرک تھے- نے زید بن دثنہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا، قتل کرنے کے لئے جب اہل مکہ نے انہیں حرم سے نکال دیا: اے زید تم سے اللہ کا واسطہ دیکر پوچھتا ہوں: کیا تم یہ پسند کرو گے کہ اس وقت تمہاری

---

[8] اسے طبرانی نے اپنی تاریخ میں روایت کیا ہے اور فتح مکہ کی خبر نقل کی ہے' دیکھیں: أخبار مکہ (۱۲۱/۲) للأزرقی

جگہ محمد ہو اور ہم انہیں قتل کریں اور تم اپنے اہل خانہ کے ساتھ (صحیح سالم) رہو؟

انہوں نے جواب میں کہا: اللہ کی قسم! میں اس بات کو بھی پسند نہیں کروں گا کہ محمد اس جگہ ہو اور انہیں کوئی کانٹا چبھ جائے جس سے انہیں تکلیف ہو اور میں اپنے گھروالوں کے بیچ بیٹھا رہوں۔

ابو سفیان نے کہا کہ میں نے لوگوں میں کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جو کسی سے اس طرح کی محبت کرتا ہو جس طرح محمد کے صحابہ محمد سے کرتے ہیں[9]۔

اے مومنوں! شیطان کا بعض لوگوں کو مکر وفریب میں ڈالنے کی ایک شکل یہ بھی ہے کہ وہ ان کے سامنے ایسے امور کی انجام دہی کو مزین کرکے پیش کرتا ہے جو دین کا حصہ نہیں، نہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں انجام دیا ہواور نہ ہی صحابہ کرام اور تین قرون مفضلہ کے لوگوں نے ان پر عمل کیاہو،(ساتھ ہی) انہیں اس زعم باطل میں مبتلا کردیتا ہے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کامل درجے کی محبت رکھنے کا تقاضہ ہے، اس کی ایک مثال وہ عمل بھی ہے جسے عید میلادالنبی سے موسوم کیا جاتا ہے، حالانکہ یہ غلط ہے، اس لئے کہ محبت اس بات کا تقاضہ کرتی ہے کہ محبوب کے سامنے سر تسلیم خم کیا جائے اور اس کے امر و نہی کو مانا جائے، اور اس کے دین میں کمی بیشی نہ کی جائے' ہم یہ جانتے کہ جسے عید میلادالنبی کانام دیاگیا ہے وہ محبت کا حصہ نہیں، بلکہ نو ایجاد کردہ عبادات میں سے ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:"

---

[9] دیکھیں: السیرۃ النبویۃ لابن ہشام' انہوں نے یوم الرجیع' سنہ ۳ کے بیان میں اس کا ذکر کیا ہے' اور اس کی نسبت ابن اسحاق کی طرف کی ہے۔

جس شخص نے ہمارے اس دین میں کوئی ایسی نئی چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہیں ہے، تو وہ قابل رد ہے"[10]۔

یعنی یہ عمل صاحبِ عمل کی طرف لوٹ دیا جاتا ہے اور قبول نہیں کیا جاتا۔

آپ یہ یاد رکھیں -اللہ آپ کے ساتھ رحم کا معاملہ کرے-کہ اللہ نے آپ کو ایک بہت بڑے عمل کا حکم دیا ہے،اللہ فرماتا ہے:

(إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا)

ترجمہ:اللہ تعالی اور اس کے فرشتے اس نبی پر رحمت بھیجتے ہیں،اے ایمان والو!تم (بھی)ان پر درود بھیجو اور خوب سلام (بھی) بھیجتے رہا کرو۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی امت کو جمعہ کےدن اپنےاوپر بکثرت درود وسلام بھیجنے کی رغبت دیتے ہوئے فرمایا:"تمہارے بہتر دنوں میں سے جمعہ کا دن بھی ایک بہتر دن ہے، اس لئے اس دن میرے اوپر کثرت سے درود بھیجو،کیوں کہ تمہارا درودوسلام میرے اوپر پیش کیا جاتا ہے"اے اللہ تو اپنے بندے اور رسول محمد پر رحمت و سلامتی بھیج،تو ان کے خلفاء ،تابعین عظام اور قیامت تک اخلاص کے ساتھ ان کی اتباع کرنے والوں سے راضی ہوجا۔

اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت وسربلندی عطا فرما،شرک اور مشرکین کو ذلیل وخوار کر،تواپنے اور دین اسلام کے دشمنوں کو نست ونابود کردے،اور اپنے موحد بندوں کی مدد فرما،اے اللہ! تو ہمیں اپنے ملکوں میں سلامتی عطا کر،ہمارے

---

[10] اسے بخاری(۲۶۹۷)اور مسلم(۱۷۱۸)نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے

اماموں اور ہمارے حاکموں کی اصلاح فرما،انہیں ہدایت کی رہنمائی کرنے والا اور ہدایت پر چلنے والا بنا،اے اللہ تو تمام مسلمانوں کے حکمرانوں کو اپنی کتاب کو نافذ کرنے اور اپنے دین کو سربلند کرنے کی توفیق سے نواز اور انہیں ان کے رعایوں کے لیے باعث رحمت بنا۔

اے اللہ جو ہمارے تئیں،اسلام اور مسلمانوں کے تئیں شر کا ارادہ رکھے تو اسے اپنی ذات میں مشغول کردے،اور اس کے مکر وفریب کو اس کے لئے وبال جان بنا۔

اے اللہ مہنگائی ! وباء،سود،زنا،زلزلوں اور آزمائشوں کو ہم سے دور کردے اور ظاہری وباطنی فتنوں کی برائیوں کو ہمارے درمیان سے اٹھا لے،خصوصی طور پر ہمارے ملک سے اور عمومی طور تمام مسلمانوں کے ملکوں سے ،اے دونوں جہاں کے پالنہار! اے اللہ ہم سے بلاء کو دور فرما،یقینا ہم مسلمان ہیں۔

اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما،اور عذاب جہنم سے نجات بخش۔

اے اللہ کے بندے!یقینا اللہ تعالی عدل کا،بھلائی کا اور قرابت داروں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی کے کاموں،ناشائستہ حرکتوں اور ظلم وزیادتی سے روکتا ہے۔ وہ خود تمہیں نصیحتیں کررہاہے کہ تم نصیحت حاصل کرو،اس لئے تم اللہ عظیم کا ذکر کرو وہ تمہارا ذکر کرے گا،اس کی نعمتوں پر اس کا شکر بجالائو وہ تمہیں مزید نعمتوں سے نوازے گا،اللہ کا ذکر بہت بڑی چیز ہے،تم جو کچھ بھی کرتے ہو وہ اس سے باخبر ہے۔

از قلم: ماجد بن سلیمان الرسی۔

۵ ربیع الثانی ۱۴۴۲ھ۔

شہر جبیل مملکہ سعودیہ عربیہ